

## باب: 15

## سعد بن ابی وقاصؓ

(594 - 675 AD)

نام سعد اور کنیت ابواسحق ہے۔ ابو وقاص، والد کی کنیت ہے جب کہ ان کا اصل نام مالک ہے۔ آپ کی والدہ کا نام حمہ ہے۔ سعد ایک پست قد مگر بے حد مضبوط بدن کی شخصیت تھیں۔ لوگ آپ کو شیر سے مشابہت دیتے۔ آپ کا تعلق ایک ممتاز اور امیر گھرانے سے تھا۔ آپ نہایت ذہین بھی تھے۔

آپ سترہ اٹھارہ سال کے تھے کہ حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ بارگاہِ نبویؐ میں حاضر ہوئے اور اسلام میں داخل ہوئے۔ قبولِ اسلام سے لے کر ہجرتِ نبویؐ تک مکہ ہی میں رہے اور دیگر مسلمانوں کی طرح آپ نے بھی قریش کی سختیاں برداشت کیں۔ جب زیادتیاں بڑھ جاتیں تو آپ آس پاس کی پہاڑیوں کی طرف نکل جایا کرتے۔ ایک دفعہ آپ کسی گھاٹی میں مصروفِ عبادت تھے کہ اتفاقاً کچھ کفار اُدھر آئے اور اسلام کا مذاق اڑانے لگے۔ حضرت سعدؓ کی دینی غیرت یہ مذاق برداشت نہ کر سکی۔ اور زمین سے کچھ اٹھا کر ایک کے سر پر اس زور سے مارا کہ اس کا سر پھٹ گیا اور خون بہنے لگا۔ مورخین کے نزدیک اسلام کی حمایت میں یہ "پہلی خون ریزی" تھی جو سعدؓ کے ہاتھ سے عمل میں آئی۔

معرکہ بدر میں حضرت سعدؓ نے غیر معمولی شجاعت کے جوہر دکھائے اور کفار کے سرخیل سعید بن العاص کا کام تمام کیا۔ جنگِ اُحد میں حضرت سعدؓ، ان صحابہؓ میں سے تھے جو آخر وقت تک اپنی جگہ پر ڈٹے تھے۔ چونکہ آپ ایک بہترین تیر انداز تھے اس لیے آپ کو یہ اعزاز ملا کہ جب کفار کا فرغ ہوا تو آنحضرتؐ آپ کو خود اپنے ترکش سے نکال کر تیر دیتے تھے اور آپ تیر پر تیر چلاتے جاتے۔ غزوہٴ خندق، غزوہٴ حنین، غزوہٴ تبوک اور طائف میں بھی حضرت سعدؓ نے بڑھ چڑھ کر اسلام کی راہ میں جہاد کیا۔ فتح مکہ کے روز بھی آپ تمام مسلمانوں کے ساتھ ہی تھے۔

10AH/532AD میں حجۃ الوداع کے موقع پر آپ، آنحضرتؐ کے ساتھ مکہ میں تھے کہ اچانک شدید بیمار ہو گئے۔ آپ کی بے چینی بڑھنے لگی جسے دیکھ کر آنحضرتؐ نے آپ سے دریافت فرمایا کہ "۔۔ سعد اس قدر روتے کیوں ہو؟" چونکہ آپ کو مدینہ سے بہت محبت ہو گئی تھی اور مکہ میں مرنا گوارا نہ تھا اس لیے عرض کیا۔۔

"معلوم ہوتا ہے مجھے اسی سر زمین کی خاک ہی نصیب ہوگی جس کو اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت میں ہمیشہ کے لیے ترک کر چکا ہوں۔۔۔" آنحضرتؐ نے آپ کو تسلی دی اور آپ کے لیے دعا فرمائی اور آپ مکمل صحت مند ہو گئے۔ پھر آنحضرتؐ نے آپ کو ایک لمبی عمر کی خوشخبری بھی دی جو پوری بھی ہوئی۔

حضرت عمرؓ کا عہد شروع ہوا تو انہوں نے عراق کی طرف توجہ کی جن پر ایرانی حکمران تھے۔ اس مہم پر پہلے ابو عبیدہؓ مائدہ ہوئے۔ پھر قیادت حضرت ثنیؓ کو دی گئی۔ اگرچہ کہ عراق کا بیشتر علاقہ فتح کر لیا گیا مگر جلد ہی مفتوحہ جگہوں سے پیچھے بھی ہٹنا پڑا۔ اس صورتحال میں حضرت عمرؓ نے ایرانیوں کے مقابل ایک بڑا لشکر بنانا ضروری سمجھا۔ چنانچہ ایک نئے لشکر کے ساتھ سعدؓ بن ابی وقاص کو سالار بنا کر حضرت ثنیؓ کی مدد کے لیے روانہ کیا، لیکن اسی وقت حضرت ثنیؓ انتقال کر گئے۔ یوں اس بڑی فوج کی سالاری حضرت سعدؓ کو مل گئی۔ حضرت سعدؓ نے میمنہ، میسرہ، غدیب اور پھر قادسیہ پر لڑائی کی اور فتح حاصل کی۔ بعد ازاں تھوڑے ہی دنوں بعد حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے آگے بڑھ کر ایک اور معروف شہر مدائن کو فتح کر لیا۔ مدائن کی کامیابی کے بعد تمام عراق پر مسلمانوں کا تسلط قائم ہو گیا۔ بعد میں جلولاء اور تکریت پر بھی فوج کشی ہوئی اور کئی مہینوں کی لڑائیوں کے بعد یہاں بھی حضرت سعدؓ نے اسلامی جھنڈا نصب کر دیا۔

کئی فتوحات حاصل کرنے کے بعد حضرت سعدؓ مدائن میں مقیم ہوئے۔ لیکن نامناسب آب و ہوا کے سبب آپ نے حضرت عمرؓ کی اجازت سے ایک نیا شہر، کوفہ آباد کیا۔ کچھ عرصہ بعد اہل کوفہ نے حضرت عمرؓ کے پاس جا کر شکایت کی کہ، سعدؓ نماز کی امامت صحیح طور سے نہیں کرتے۔ حضرت عمرؓ کی تحقیق پر یہ بات درست تو نہ نکلی لیکن انہوں نے ایک بڑی جماعت کے فتنے سے بچنے کے لیے حضرت سعدؓ کو ان کے عہدے سے سبکدوش کر دینا ہی بہتر خیال کیا۔ آپ نے امیر المؤمنین کے فیصلے کو مان لیا لیکن اس کا آپ کو ساری عمر افسوس رہا۔ اس کے بعد آپ مدینہ پہنچ کر گوشہ نشین ہو گئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بشارت دی تھی کہ "۔۔۔ اے سعد! تم اس وقت تک نہیں مرو گے جب تک تم سے ایک قوم کو نقصان اور دوسری قوم کو فائدہ نہ پہنچے۔۔۔" قادسیہ کی فتح کے بعد مسلمانوں کی جیت کو تاریخ میں ساسانیوں کی اہم شکست سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور اس کے ہیر و حضرت سعدؓ کو مانا جاتا ہے۔ یوں آنحضرتؐ کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

حضرت سعدؓ کا انتقال 55AH/675AD میں مدینہ میں ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر 81 برس کی تھی۔